طواف کعبہ میں انسانی واسلامی اتحاد کا راز مضمر

وصی احمد نعمانی ایڈوکیٹ، نئی دہلی

حج اسلام کے پانچ لازمی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ یہ پانچوں ارکان اسلامی زندگی اور مقصد حیات کی بنیاد ہیں۔ کلمۂ توحید، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ میں سے کوئی بھی ایک رکن زندگی سے مفقود ہے تو یہ اسلامی اور ایمانی تقاضوں کے منافی ہے۔

حج بلاشبہ وحدت اسلام کا ایک نمونہ ہے۔ دنیا کے بے شمار ممالک کے الگ الگ لباس، منفرد تہذیب وتمدن، متضاد کھان پان سے تعلق رکھنے والے، ٹھاٹھیں مارتے انسانی سمندر کی شکل میں اکھٹا ہوتے ہیں۔ یہاں عملی طور پر وحدت اسلامی کا نمونہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ ہر ایک بغیر سلے ہوئے سفید لباس میں ملبوس ہوتا ہے۔ سبھی اپنے سروں کو منڈواتے ہیں اور سب کی زبان پر ایک ہی ورد جاری ہوتا ہے، کہ اے خدا! میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں، تمام نعمتیں تیری ہیں۔ ہر حاجی ایک ہی آواز میں خدا کی وحدانیت اور اس کی لاثانیت کا اقرار کرتا ہے۔ حج کے موقع پر ایک زیادہ پرنور اور جاں فزا ماحول تو تب دیکھنے کو ملتا ہے جب تمام حجاج کرام خانۂ کعبہ کے طواف کے وقت اس کے چاروں طرف دائیں سے بائیں جانب طواف کرتے ہیں۔ تو ایسا لگتا ہے کہ ساری کائنات گھوم رہی ہے۔ تمام حجاج گھڑی کی سوئی کے مخالف سمت میں خانۂ کعبہ کے چاروں طرف چکر لگاتے ہیں۔ یہ طواف ''کھلی آنکھ'' سے اس پرنور ماحول کو دیکھنے والوں کے لئے مکمل ثبوت فراہم کرتا ہے کہ پوری کائنات طواف کرتی ہے۔ طواف کرنے والے ہمیشہ اور ہر سال ایک ہی سمت یعنی دائیں سے بائیں جانب چکر لگاتے ہیں۔ یہ وحدت اسلامی کا بہترین نمونہ ہے، جو خدا کی وحدانیت کا دل وجان سے اقرار اور اقبال ہے۔ ایسا ہی معاملہ اس کائنات میں موجود تمام چاند و سورج، تاروں اور سیاروں کی گردش وطواف کا ہے۔ عطارد، زہرہ زمین، مریخ، مشتری، زحل، نیچون، پلوٹو سبھی دائیں سے بائیں جانب گردش کرتے ہیں۔

یہ درحقیقت دو اہم قوتوں کے توازن کا ایک نمونہ ہے۔ انہیں دو قوتوں میں کائنات کی تخلیق، بقاء، فنا اور تخلص نو کا راز پنہاں ہے۔ اسی توازن کی وجہ سے زمین اپنے مرکز پر سورج کے

سامنے ۱۶۷۰ کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے اور اپنے مدار پر سورج کے چاروں طرف ایک لاکھ آٹھ ہزار (1,08,000) کلو میٹر فی گھنٹے کی رفتار سے گردش کرتی ہے۔ گھڑی کی سوئی کے مخالف سمت میں۔ ٹھیک اسی طرح سورج اپنے مرکز پر سولر اپیکس Star Mega کی جانب وقت معینہ تک سات لاکھ بیس ہزار (7,20,000) کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کررہا ہے۔

والشمس تجری لمستقرلھا ذلک تقدیر العزیز العلیم یعنی ''سورج اپنے مستقر کی جانب سفر کررہا ہے۔ یہ خدائے عزیز وعلیم کا بنایا ہوا ایک نظام ہے۔'' (سورہ یٰسین آیت ۳۸) سورج جو گلیکسی کا ایک معمولی ستارا ہے، وہی گلیکسی یعنی ہماری کہکشاں اپنے تمام ۲۰۰ کروڑ تاروں اور سیاروں کے ساتھ نولاکھ بیس ہزار (9,20,000) کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کررہی ہے۔ اور گھڑی کی سوئی کی مخالف سمت میں ہی گردش کررہی ہے۔ کل فی فلک یسبحون ''سب اپنے مدار میں چکر کاٹ رہے ہیں۔'' (سورہ یٰسین آیت ۴۰) یہ اطلاع شاید چونکا دینے والی لگے گی کہ زمین ہر سال پچھلے سال کے مقابلے میں اپنے محل وقوع سے پانچ سو کروڑ کلو میٹر دور ہٹ جاتی ہے، اپنے اور سورج کے مجموعی نظام شمسی کے ساتھ، کیونکہ پوری کائنات پھیلتی جارہی ہے۔ تمام کہکشائیں ایک دوسرے سے دور ہوتی جارہی ہیں۔ اور خود اپنے اندر سے بھی پھیلتی جارہی ہیں۔

والسماء بنیبھا باید وانا لموسعون ''آسمان کو ہم نے اپنی قدرت سے بنایا۔ اور ہم انہیں وسعت دے رہے ہیں۔'' (سورۂ الذاریات آیات ۴۷ تا ۵۱)

عام طور پر خانۂ کعبہ کے جاں فزا ماحول اور منظر کو دیکھ کر ہم بالکل کھو سے جاتے ہیں۔ اور دل ودماغ یہیں آکر ٹھہر سا جاتا ہے۔ یہ یقین کافی لگتا ہے کہ طواف خانۂ کعبہ وحدت اسلام کا ایک مضبوط اور ٹھوس نمونہ ہے۔ اور بس ہم اس سے آگے کچھ دیکھنے اور سوچنے کی ضرورت ہی نہیں محسوس کرتے، مگر ایسا محسوس ہونا بذات خود اسلامی تقاضوں اور قانون قدرت کے فلسفے کے بالکل متضاد ہے۔ لوگ اس ایک ہی نکتہ پر رک کر یہ طے کرلیتے ہیں کہ بس طواف کعبہ کے ساتھ تمام ارکان حج مکمل کرلیناہی وحدت اسلامی کا آخری تقاضہ ہے، جبکہ ایسا بالکل نہیں ہے۔ طواف کعبہ تو وحدت اسلامی کا ایک نمونہ ہے جو ہمیں خدا کی دیگر کرشمہ سازیوں پر سوچنے کی دعوت دیتا ہے جو ''کچھ اور'' بھی غور وفکر کرنے کی طرف رہنمائی کرتا ہے، تاکہ خدا بزرگ برتر کی دیگر بہت ساری کرم فرمائیوں سے باخبر ہوکر اپنے ایمان ویقین کو مضبوط کیا جائے اور خدا کی وحدانیت پر ثبوت ودلیل کے ساتھ

''بھی'' یقین کیا جائے۔

چنانچہ اگر ہم فکر وتدبر کے ساتھ غور کریں، سائنس اور فلکیاتی قدرتی نظام کو سمجھیں، لفظ ''علم'' کے قرآنی فلسفے کو جانیں، کائنات کی گردش اور اس کے نظام اور اس میں پیدا ہونے والی ہلچلوں پر تدبر کریں تو یہ راز آشکار ہو جائے گا کہ کعبہ کے دائیں سے بائیں جانب طواف کے عمل کو زمین، چاند، تارے، سیارے، نظام شمشی، کہکشائیں سبھی اپناتے ہیں، یعنی پورا آسمان، اپنی دوسو کروڑ کہکشاؤں کے ساتھ کعبہ کے گرد حجاج کرام کے طواف کی طرح یعنی دائیں سے بائیں جانب حکم خداوندی کے تحت طواف کرتے ہیں۔ اور یہ سب کے سب اعلان کرتے ہیں کہ ہم خدا کی وحدانیت کی گواہی دیتے ہیں۔ اور وحدت اسلامی پر اپنی مہریں ثبت کرتے ہیں، یعنی ہم سبھی خدا کے اول وآخر ہونے کے ثبوت ہیں۔ یہ تمام اجرام فلکی اعلان کرتے ہیں کہ ایک کہکشاں کے دوسو کروڑ تارے۔ چاند، سورج اور سیارے طواف کرتے ہیں اور پھر اسی ایک کہکشاں کی طرح دوسو کروڑ دیگر کہکشائیں بھی اپنے تمام نظام شمشی کے ساتھ ان کے بے شمار چاند، تاروں اور اپنے سیاروں کو لئے ہوئے سوئی کی گھڑی کی مخالفت سمت میں ہی گردش کرتے ہیں، جیسے خدا کے بندے ایک ہی سمت یعنی دائیں سے بائیں جانب طواف کرتے ہیں۔ یہ سب کے سب خدا کی وحدانیت اور اسلامی وحدت کا اعلان کرتے رہتے ہیں، یعنی زمین وآسمان کی تمام مخلوق بہ شمول انسان خدا کے حکم سے اس کی مرضی کے ''کعبہ'' اور حکم کا طواف کرتے ہیں۔

گویا پوری کائنات (Cosmos) اور اس کے تمام ذرے اپنے محور پر دائیں سے بائیں جانب طواف کر کے خدا کے حکم کو بجالاتے ہیں۔ اس طرح یہ اپنی اپنی نمازیں اور تسبیح ادا کرتے ہیں۔ اور خدائے واحد کے مالک، خالق، رب، پالن ہار اور کنٹرولر ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔ ضروری ہے کہ ہم ''انسانی وحدت اسلامی'' کے فلسفے سے بھی ذرا بلند وبالا ہو کر سوچیں تدبر اور غور وفکر کریں کہ خدا کی کرشمہ سازی پر فکر وتدبر کرنا آسمان وزمین کی ساخت، بناوٹ اور گردش کے بارے میں ایمان کی حد تک یقین کرنا لازمی ہے۔ اس لئے کہ قرآنی فرمان ہے کہ ''سوتے، بیٹھتے اور لیٹے ہوئے خدا کا ذکر کیا کریں۔ اور زمین وآسمان کی بناوٹ کے بارے میں غور وفکر کریں۔''

الّذین یذکرون اللّٰہ قیما وقعودا وعلی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السّمٰوٰت والارض، ربّنا ماخلقت ھذا باطلا، سبحٰنک فقنا عذاب النّار۔

"جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے غرض کہ ہر حال میں خدا کو یاد کرتے ہیں اور زمین وآسمان کی ساخت میں غور کرتے ہیں۔ وہ بے اختیار بول اٹھتے ہیں، پروردگار! یہ سب کچھ تو نے فضول اور بے مقصد نہیں بنایا ہے، تو پاک ہے۔ پس اے رب! ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا"۔(سورہ آل عمران آیات ۱۹۱۔۱۹۰)

جب ہم قرآنی آیات پر غور رکرتے ہیں تو مکمل ایمان کے جذبے سے سرشار ہوکر روح ودل ودماغ وشعور یکجا ہوجاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدائی کمپیوٹر یعنی دماغ ودل اس بات کو بخوشی قبول کرلیتے ہیں کہ دنیا میں جس طرح حج کے ارکان وحدت اسلامی کا اعلان کرتے ہیں! اسی طرح پوری کائنات (Cosmos)اور اس کا ہر ذرّہ خدا کی وحدانیت کا نقیب بن کر خدا کے ایک ہونے کا مکمل ثبوت پیش کرتا ہے۔

دنیا کے عظیم سائنسدان البرٹ آئینسٹائن (1879-1955)نے سائنس اور ریاضی کے فارمولوں کے ذریعہ بھی یہ قبول کیا ہے کہ ''اس کائنات کی تخلیق کرنے والی ایک ہی قوت ہے، ایک ہی وجود ہے۔ ایک سے زیادہ ہرگرہ نہیں۔ اسی واحد طاقت کو مذہبی لوگ خدا کہتے ہیں۔'' آئینسٹائن نے اس کا ثبوت دیتے ہوئے کہا ہے کہ ایک ہی خالق ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ ''پوری کائنات میں قوانین طبیعات ، اور قوانین کیمیات ایک ہی ہیں دونہیں ہیں۔'' یہی وجہ ہے کہ پوری کائنات ایک ہی حکم اور ایک ہی قانون کے تحت سرگرم عمل ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ تمام اجرام فلکی ایک ہی سمت یعنی دائیں سے بائیں جانب رواں دواں ہیں۔ جو کعبہ شریف کے گرد ایک ہی سمت میں طواف کرنے کے عمل کی بڑی شکل ہے ۔ کائنات کی یہ گردش ببانگ دہل خدا کی وحدانیت کا اعلان کرتی ہے اور وحدت اسلام کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ یہ گردش درحقیقت خدا کی عبادت ہے، یہی انکی نماز اور تسبیح ہے۔

الم تر انّ اللّٰہ یسبّح له من فی السّموت والارض والطیر صفت۔ کل قد علم صلاته وتسبیحه، واللّٰہ علیم بما یفعلون۔ وللّٰہ ملک السّموت والارض ۔ والی اللّٰہ المصیر۔" کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں ، جو آسمان اور زمین میں ہیں۔ اور چڑیاں بھی پر پھیلائے ہوئے۔ اللہ ہی کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین میں اور اللہ ہی کی طرف واپسی ہے۔'' ہر ایک اپنی نماز اور تسبیح کو جانتا ہے۔ اور اللہ کو معلوم ہے، جو کچھ وہ کرتے ہیں ، یعنی یہ کہ کائنات میں جتنی مخلوق ہیں، سب کے سب اپنی نمازیں اور تسبیح جانتے ہیں۔ گو یا سب کے سب نمازیں پڑھتے

اور خدا کا ذکر کرتے ہیں اور اس کی تسبیح پڑھتے ہیں۔'' یہ اور بات ہے کہ ہم اس کی تسبیح اور ذکر و ورد کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ (سورہ النور ۲۴ آیت ۴۱)

تسبح له السموت السبع والارض ومن فيهن ـ وان من شئ الايسبح بحمده ولٰكن لاتفقهون تسبّحهم انّه كان حليماً غفوراـ (سورہ بنی اسرائیل ۱۷ آیت ۴۴) ''اس کی پاکی (عظمت) تو ساتوں آسمان اور زمین اور وہ ساری چیزیں بیان کررہی ہیں، جو آسمان و زمین میں ہیں۔ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کررہی ہو۔ مگر تم اس کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ بڑا ہی بردبار اور درگزر کرنے والا ۔بخش نے والا ہے '' ان کی نماز و درود کو شاید ہم اس لئے نہیں سمجھ پاتے کہ وہ اپنی ساخت کے اعتبار سے عبادت کرتے ہیں۔

قل كل يعمل على شاكلته۔(سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۴)''آپ کہہ دیجئے کہ ہر چیز (جاندار اور بے جان) اپنی ساخت کے اعتبار سے عمل کرتی ہے۔''

یہ بات بالکل صاف ہوگئی کہ چاند، تارے، سورج، کہکشائیں، نظام شمسی سب کے سب اپنی اپنی نمازیں ادا کرتے ہیں، یعنی اپنے اپنے مرکز اور مدار پر خدا کے حکم سے گردش کرتے ہیں۔ یہی ان کی نماز ہے اور ذکر و وظیفہ ہے، کیونکہ نماز کا مطلب خدا کی سرکار میں اس کی بے پناہ طاقت، قوت اور رحمت و کبریائی کا اقرار ہے۔ اس کے تمام حکم اور فیصلوں کے سامنے سر جھکانا ہے۔ اور اسی سے ساری مدد طلب کرنا ہے۔ اس لئے تمام اجرام فلکی خدا کے حکم کے مطابق گردش کرکے اپنی نمازیں ادا کرتے ہیں۔ اسی سے ہر طرح کی مدد مانگتے ہیں ۔ (يسئله من فى السّمٰوٰت والارض۔ كل يوم هو فى شأن۔'' آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب اسی سے مدد مانگتے ہیں''۔(سورہ رحمٰن آیت ۲۹۔)

پس جس طرح تمام اجرام فلکی ایک خدائے وحدہ لاشریک کے حکم کے تحت دائیں سے بائیں جانب گردش کرتے ہیں، اسی طرح تمام مادے، ٹھوس، رقیق اور گیس کے ذرّے (Atoms) بھی حکم خداوندی کے تحت گردش کرتے ہیں۔ پہاڑ، سمندر، پیڑ اور انسان کے جسم کے ذرے اپنے اپنے مدار میں گردش کرتے ہیں۔ ان ذرّوں کے الیکٹران، پروٹران اور نیوٹران اپنے اپنے مدار اور مرکز پر گردش کرکے اور قائم رہ کر خدا کا حکم بجالاتے ہیں۔ یہی ایٹم مادوں کی بنیاد ہیں۔ اور یہی ان کی نماز ادا کرنے کا طریقہ ہے۔

فلا اقسم بالخنّس الجوار الکنس۔" پس نہیں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے، چلنے والے اور چھپ جانے والے ستاروں کی'' (سورہ التکویر آیات ۱۵ و ۱۶) ان آیات میں مادّوں کے ایٹم یا ان کے ذرّوں کی گردش کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے۔ اور ان ذرّوں میں اجرام فلکی کی گردش کی طرح ہی موجود قانون طبیعات کے راز کو آشکار کیا گیا ہے ۔ آیئے تھوڑا سا ذہن پر زور ڈالکر جدید ترین قانون طبیعات اور آیات قرآنی کے رموز کو سمجھا جائے۔ اس کے لئے نظام شمسی کی گردش اور پھر مادہ کی بنیاد ایٹم کو سمجھیں گے۔ اس سے قبل الفاظ''خنس''، ''اور'' کنس'' کے معنیٰ کو جانیں جو اس طرح ہے خنس : یعنی بہاؤ کا مخالف ، اترنا ، چھپنے والے تارے۔ کنس: ایک مخصوص راستہ کا محور کسی چلتی ہوئی چیز میں دبک جانے والے ان دونوں کا عمل قوت ثقل اور قوت گریز پر منحصر ہے۔ جس کا انحصار خدا کی کرشمہ سازی اور ان کی گردش پر ہے۔

ثقل کی قوت جس سے تمام چیزیں ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ اللہ کی پاک شفقت کی نشانی کا اظہار ہے۔ دوسری طرف تمام چیزوں کا چکر کی صورت میں گھومنا، یعنی موشن (Rotational Motion) ہے۔ چاہے وہ سورج کے گرد گھومنے والے ستارے ہوں یا ایک''نوات'' یعنی مرکزہ (Nucleus) کے گرد گھومنے والے الیکٹرون ہوں۔ کائنات میں پورے مادّے کو، کائنات میں کشش ثقل کی قوت کے ذریعہ مرتکز یا یکجا ہوکر فنا ہوجانے کے عمل سے روکے ہوئے ہے۔ اور یہ گھومنے والی حرکت اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ یہ تمام موجودات اپنے رب کی شان اور عظمت بیان کرتی ہیں، اس کا شکر یہ ادا کرتی ہیں اور اس کی تعریف وتسبیح کرتی ہیں۔ چنانچہ مادّی کائنات میں اللہ کی شفقت اور محبت کا ایک اظہار کشش ثقل کی قوت کی موجودگی ہے۔ جبکہ اس کا رحم اورترس کرنا، دوسرے حصے کے طور پر، اسکی پیدا کردہ چھوٹی سے چھوٹی کائنات (Microcosmos) اور بڑی سے بڑی کائنات (Macrocosmos) میں موجود گھومتی ہوئی رفتار (روٹیشنل موشن) میں نظر آتا ہے۔ (قرآنی آیات اور سائنسی حقائق، ڈاکٹر ہلوک نور باقی ترکی۔ صفحات ۱۴۸۔۱۴۷)

جس طرح قوت ثقل ایک توانائی کی شکل میں ستاروں اور ایٹموں میں موجود ہے۔ اسی طرح ''خنس'' اور''کنس'' کے راز بھی تمام مادی نظاموں میں موجود ہیں۔ یہ ایک پل کا کام دیتا ہے۔ جس کی مدد سے دوسرے مادّی قوانین سمجھ میں آسکتے ہیں۔ ایٹم کا ایک مرکزہ (Atomic Nucleus) یا جوہری نوات ہوتا ہے۔ یعنی کسی جوہر کا مثبت باردار قلب ہوتا ہے۔ جس میں ایک یا

زیادہ پروٹران ہوتے ہیں۔ اور مقدار کی سطح پر بہت سے در جوہری ذرّے (Sub-atomic particles) یعنی جوہر سے چھوٹے ذرّات جیسے الیکٹران، پروٹران نیوٹران ہیں۔ وہ چکر Spin کے حامل ہیں۔ ایک خاص پیائش والی جسامتیں۔ ان کی یہ چکرسی حرکتیں ایک مقناطیسی اثر سے پیدا ہوتی ہیں، یعنی فضا میں یہ پیائشی جسامتیں تھرتھراتی ہیں۔ جس سے مقناطیسی میدان یعنی Magnatic Field پیدا ہوتی ہیں۔ پیائشی جسامت کا راز پیچھے ہٹتی ہوئی خفیہ توانائی ہے۔ Quantum کی حرکت خنس کے راز کو بیان کرتی ہے، جبکہ فضا خود خنس کے راز کی حامل ہے۔

نظام شمسی انہیں دونوں قوتوں کے توازن کے نتیجہ میں بنا ہے۔ مدورحرکت میں سورج مرکز پر ہے، یعنی یہ خنس ہے۔ اور مدار میں حرکت کرنے والے سیارے کنس ہیں، یعنی ایک Centripital Force ہے۔ دوسرا Centrifugal Force ہے۔ گویا خنس اور کنس کے اس نظام توازن کی وجہ سے کروڑوں نظام شمسی بنے ہیں۔ جو ایک مرکز کے گرد گھومنے پر Glaxy یا Milkyway بناتے ہیں۔ اور اسی خنس اور کنس کے توازن کی وجہ سے ساری کائنات بنی ہے، جو ایک مرئی قوت کی وجہ سے ٹکی ہوئی ہے۔

الیکٹران منفی اثر رکھنے والا بے وزن ہے ۔ پروٹران مثبت اثر والا ہے۔ جو وزن کی اکائی ہے۔ پروٹران، الیکٹران کو اپنی طرف (مرکز) کی جانب کھینچتا ہے۔ اور کائنات کی مقناطیسی ارتعاش الیکٹران کو مرکز سے دور کھینچتا ہے۔ جب یہ دونوں طاقتیں Balance یا متوازن ہوجاتی ہیں تو مرکز میں پروٹران بطور خنس اور الیکٹران بطور کنس گردش کرتے ہیں۔ ایٹم کے مرکز پر خنس کی کشش زیادہ ہوجائے تو کنس مرکز پر جاکر چپک جاتا ہے، یعنی الیکٹران، پروٹران سے چپک کر نیوٹران بناتا ہے۔ کنس مرکز پر دبک جاتا ہے، یعنی مادہ کا پورا وجود بھی (اور کائنات کا پورا وجود بھی) اسی خنس اور کنس کے توازن پر قائم ہے۔ اگر یہ توازن ختم ہوجائے تو سورج سیارے سب آپس میں ٹکرا جائیں اور جن عناصر سے ان کا مادّہ بنا ہے، وہ سب کے سب الفا، بیٹا، گاما، شعاع بن کر اڑ جائیں گے۔ (یہ خطرناک تاب کاری جوہری شعاعیں ہیں) اس طرح کائنات کا وجود ختم ہوجائے گا، کیونکہ تمام موجودات ذرّوں کی شکل میں اڑ کر بکھر جائیں گے۔

وسیرت الجبال فکانت سرابا۔ (سورہ النبا آیت ۲۰) ’’پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر ریت کی شکل میں بدل جائیں گے‘‘۔

ان تینوں شعاعوں ۔الفا، بیٹا، گاما۔کا وجود الیکٹران ، پروٹران اور نیوٹران کے رفتار پر آنے سے قائم ہوا ہے۔ اگر خنس اور کنس کو دوبارا متوازن کردیا جائے تو وہی گیس کا گولا بن جائے ۔ اس کو پھاڑ کر ٹکڑوں کے درمیان خنس اور کنس کو متوازن کردیا جائے تو یہ کائنات وجود میں آئے گی۔ اس نظریہ سے قیامت کے روز دوبارہ زندہ ہونے کے یقین وایمان کو پختگی ملتی ہے، یعنی پہلے صور کی آواز پر کائنات کا بکھرنا اور دوسرے صور کی آواز پر تمام انسانوں کا زندہ ہوکر خدا کے حضور حاضر ہونا، ہے۔ اس وقت تک کائنات کے تمام ذروں کو طواف کعبہ کی طرح اپنے اپنے محور پر طواف کرکے اپنی اپنی نمازیں اور تسبیح ادا کرتے رہنا ہے ۔ یہی خدا کی وحدانیت کا حکم ہے۔

بین الاقوامی پیمانے پر خدا کی شہنشاہیت اور حکمرانی میں یقین رکھنے والے افراد۔ ادارہ تحریک۔ اور یہ سلطنتیں ایک ہوکر وحدت اسلامی کے آفاقی فریضہ کو قائم اور مضبوط کرنے میں لگ جائیں تو کائنات کے طواف کی طرح بے شمار رموز کو جاننے میں آسانی ہوگی۔ اس عظیم کارنامہ کے لئے وحدت اسلامیہ کے جذبات کو مضبوط اور فروغ دینا ہوگا۔ یہ سب کچھ ملّت اسلامیہ کے تمام طبقات کو ایک لڑی میں پروکر ہی ممکن ہے۔

ایسے حالات میں اسلامی جمہوریہ ایران کی مبارک اور فعال زمین پر نگاہیں آکر ٹک جاتی ہیں، اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ شاعر مشرق علامہ اقبال نے تہران کو ’’جنیوا‘‘ بنانے کا جو خواب دیکھا تھا، اسے صرف خواب تک ہی نہیں رہ جانا چاہئے بلکہ ہمیں حقیقت کا لباس پہنانا ہوگا۔شاعر مشرق نے کہا تھا کہ:

تہران ہوگر عالم مشرق کا جنیوا
شاید کرّۂ ارض کی تقدیر بدل جائے

مگر کرّہ ارض کی تقدیر تو تب سنورے گی جب وحدت اقوام کے بجائے انسانی وحدت اور وحدت اسلامی ہو، خدا کی وحدانیت میں یقین ہو، کیونکہ ساری شہنشاہیت زمین وآسمان کی صرف خدا کی ہے۔ اور ساری کائنات کو اس حکم سے کے ’’کعبہ‘‘ کے گرد طواف کی طرح دائیں سے بائیں جانب قیامت تک طواف کرتے رہنا ہے۔ اور پوری فرمانبرداری کے ساتھ خدا کی وحدانیت کے سامنے سر جھکائے رہنا ہے۔اسی میں وحدت اسلامی کا راز پنہاں ہے۔

میں ’’ اسلامی جمہوریہ ایران‘‘ اور مرکزی ’’حکومت ہند‘‘ کو اس بین الاقوامی حج کانفرنس

کے مبارک انعقاد پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور سفیر محترم جناب نبی زادہ صاحب اور کلچرل کاؤنسلر جناب ڈاکٹر کریم نجفی صاحب کی تنظیمی صلاحیتوں اور تدبر کے سامنے سرِتسلیم خم کرتا ہوں اور انہیں مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے بابائے قوم ''اسلامی ریپلک آف ایران'' حضرت علامہ آیت اللہ خمینیؒ کی ۳۰ سال قبل بلند کی گئی مضبوط آواز کو عملی جامہ پہنانے کی سمت میں ایک جامع اور ٹھوس قدم اٹھایا ہے۔ بابائے قوم کا خواب تھا کہ ''وحدت اسلامی'' کو عملی طور پر آفاقی شہرت اور وقار دستیاب ہو۔ اس طرح اقدام سے بابائے قوم کے سپنوں کو عملی شکل میں بدلنے میں کامیابی حاصل ہوگی۔

خدا اپنی کرم فرمائیوں اور رحمتوں کے طفیل اسلامی اور انسانی وحدت کو مضبوط اور منظّم فرما۔ آمین